مصنوعی ذہانت کا استعمال: شرعی حدود اور اخلاقیات

مولانا منور سلطان ندوی
رفیق علمی مجلس تحقیقات شرعیہ، ندوۃ العلماء

جدید سائنسی تحقیقات کے نتیجہ میں دنیا ہر دن نئے اکتشافات سے ہمکنار ہو رہی ہے، موجودہ صدی کی سب سے بڑی سائنسی تحقیق مصنوعی ذہانت ہے، جس کا استعمال عام ہو چکا ہے، زندگی اور سماج کے متعدد گوشے ایسے ہیں جہاں مصنوعی ذہانت سے بہت فائدہ اٹھایا جا رہا ہے، اس تحریر میں مصنوعی ذہانت کے حوالے سے شرعی حدود اور اس کی اخلاقیات کو واضح کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے:

مصنوعی ذہانت کی تعریف

مصنوعی ذہانت کو عربی میں الذکاء الاصطناعی کہا جاتا ہے، اور انگریزی میں اس کے لئے Artificial entellengence کا لفظ استعمال ہوتا ہے، ذکاء کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

الذكاء: سرعة الإدراك. وحدة الفهم، ذكره ابن الكمال وقال العضد: هو سرعة اقتراح النتائج۔(۱)

جودة الفهم۔(۲)

اصطناع کا اصل مادہ صنع ہے، جس کے معنی بنانے کے ہیں، مقاییس اللغۃ میں ہے:

وَهُوَ عَمَلُ الشَّيْءِ صُنْعًا۔(۳)

اصطلاحی تعریف

ذکاء اور اصطناعی دونوں کے معانی واضح ہیں، البتہ دونوں مل کر جب یہ مرکب بنتا ہے تو اس میں نئے مفاہیم در آتے ہیں، ۱۹۵۵ء میں مصنوعی ذہانت کا وجود ہوا، اور عصر حاضر میں یہ ٹکنالوجی معروف و مروج ہوئی ہے، اب تک اس کی متعدد تعریفیں کی گئی ہیں، لیکن کسی ایک تعریف پر ماہرین کا اتفاق نہیں ہے۔

جون میکرتی جسے مصنوعی ذہانت کا باوا آدم کہا جاتا ہے، انہوں نے اس طرح تعریف کی ہے:

"The science and engineering of making intelligent machines, especially intelligent computer programs.(4)

جیری کیپلان(Jerry Kaplan)نے اس طرح تعریف کی ہے:

a collection of computer programs and machines designed to behave in ways that would be considered intelligent if demonstrated by humans)-5)

ڈاکٹر معتز باللہ سعید الذکاء الاصطناعی کی تعریف اس طرح کرتے ہیں:

هو العلم الذى يشتغل بابتكار وتطوير خوارزمات مفيدة تسهم فى المحاكاة الآلية لقدرات الدماغ البشرى من ادراک البيئة المحيطة والاستجابة المناسبة لمثيراتها وتعلم وتخطيط وايجاد لحو للمسائل المستجدة والتواصل اللغوى وادارة للتراكم المعرفی۔(٦)

یہ ایسا علم ہے جو ایسے مفید الگورتھمز ایجاد کرنے اور انہیں ترقی دینے کا کام کرتا ہے، جو انسانی دماغ کی صلاحیتوں کی مشینی مشابہت پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں؛ جیسے اردگرد کے ماحول کا ادراک کرنا، اس کے محرکات پر مناسب ردِّ عمل ظاہر کرنا، سیکھنا، منصوبہ بندی کرنا، نئے پیش آنے والے مسائل کے حل تلاش کرنا، لسانی رابطہ قائم کرنا، اور علمی ذخیرے کا انتظام کرنا۔

مجمع الفقہ الدولی کی تجاویز میں اس طرح تعریف کی گئی ہے:

تقنية حديثة تقوم على برامج وآلات تحاكى الذكاء البشرى ويحقق كثيرا من المصالح ولا يخلو من مفاسد۔(۷)

یہ ایک جدید ٹیکنالوجی ہے جو ایسے پروگراموں اور مشینوں پر قائم ہے جو انسانی ذہانت کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، اور جو بہت سے فوائد و مصالح حاصل کرتی ہے، اگرچہ یہ بعض مفاسد سے خالی نہیں۔

مبادی اخلاقیات الذکاء الاصطناعی میں ہے:

هو مجموعة من التقنيات التى تمكن آلة او نطاقا من التعليم والفهم والتصرف والاحساس۔(٨)

یہ ایسی ٹیکنالوجیز کا مجموعہ ہے جو کسی مشین یا نظام کو سیکھنے، سمجھنے، عمل کرنے اور احساس کرنے کے قابل بناتی ہیں۔

مصنوعی ذہانت کا ارتقاء

مصنوعی ذہانت مختلف ارتقائی مراحل سے گزر کر یہاں تک پہونچا ہے، ۱۹۵۰ء میں Alan Turing نے

مقالہ Computing Machinery and Intelligence کے عنوان سے ایک تحقیقی مقالہ لکھا، اور اسی مقالہ میں Turing Test کا نظریہ پیش کیا گیا، جس کا مقصد یہ جانچنا تھا کہ کیا مشین انسان جیسی ذہانت ظاہر کر سکتی ہے۔

1956 میں امریکہ کے Dartmouth College میں ایک علمی کانفرنس ہوئی۔اسی کانفرنس میں پہلی مرتبہ Artificial Intelligence کی اصطلاح استعمال کی گئی۔

ابتدائی دور میں سائنس دانوں کو امید تھی کہ چند دہائیوں میں انسان جیسی ذہین مشینین تیار ہو سکتی ہے، لیکن ۱۹۷۰ء سے ۱۹۸۰ء کے درمیان تحقیق کے متوقع نتائج نہ نکلنے کی بناء پر اس تحقیق کی رفتار سست پڑ گئی، ۱۹۸۰ء کی دہائی میں اس میں پھر تیزی آئی، اور سائنس داں ایسے پروگرام بنانے میں کامیاب ہو گئے جو انسان کی طرح فیصلہ کر سکے۔

1990ء کے بعد اس میدان میں ایک بڑا انقلاب برپا ہوا۔اس دور میں مصنوعی ذہانت نے صرف پہلے سے طے شدہ قواعد (Rules) پر انحصار کرنے کے بجائے ڈیٹا سے سیکھنا شروع کیا، اور اسی مرحلے میں مشین لرننگ (Machine Learning) کا فروغ ہوا۔

۲۰۲۰ء کے بعد اس سلسلہ میں غیر معمولی ترقی ہوئی، اس دور کی اہم پیش رفتوں میں ایک ڈیپ نیورل نیٹ ورک کی ترقی ہے، جس کے نتیجہ میں تصویر کی شناخت، آواز کو سمجھنے اور خودکار گاڑیوں جیسی ٹکنالوجی کو پیش رفت حاصل ہوئی۔

۲۰۲۰ کے بعد مصنوعی ذہانت ایک غیر معمولی سائنسی تحقیق کی شکل میں متعارف ہوئی، جو تجزیہ سے آگے بڑھ کر تحریر، آواز، تصویر، ویڈیو کی تخلیق کر سکتا ہے، اسی زمانہ میں ایسے متعدد سوفٹ ویئر یا چیٹ بوٹ سامنے آئے تو انسان کی طرح بات کر سکتا ہے، سوالوں کے جوابات دے سکتا ہے، اس طرح اکیسویں صدی کو روبوٹکس صدی یا مصنوعی ذہانت کی صدی کہا جانے لگا۔(۹)

مصنوعی ذہانت کی اقسام

مختلف اعتبار سے اس کی قسمیں الگ الگ ہیں، صلاحیت کے لحاظ سے مصنوعی ذہانت کی تین قسمیں   ہیں، جو درج ذیل ہیں:

ا۔محدود مصنوعی ذہانت (Narrow AI)، اس کو عربی میں الذکاء الاصطناعي الضيق کہا جاتا ہے۔

اس کو کمزور مصنوعی ذہانت بھی کہا جاتا ہے، یہ ایک محدود دائرے میں کام انجام دینے کے لئے تیار کیا گیا ہے، یہی موجودہ وقت میں مروج ہے، یہ انسان سے زیادہ تیزی اور درستگی کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اپنے محدود دائرہ سے تجاوز نہیں کر سکتا، اس کی مثالوں میں Chat Gpt,Open AI, Alexa وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

۲۔عمومی مصنوعی ذہانت(General AI)اس کو عربی میں **الذكاء الاصطناعي العام** کہا جاتا ہے۔

اسے مضبوط مصنوعی ذہانت بھی کہا جا ہے، یہ ابھی نظریاتی تصور کے مرحلہ میں ہے، سائنس دانوں کے مطابق اس قسم کی مصنوعی ذہانت میں یہ صلاحیت ہوگی کہ وہ پہلے سے حاصل شدہ معلومات اور مہارتوں کو استعمال کرتے ہوئے نئے کام انجام دیں، اس صلاحیت کی بنیاد پر مصنوعی ذہانت عمومی طور پر وہ فکری کام انجام دے سکے گی جو ایک انسان انجام دے سکتا ہے۔

۳۔فائق مصنوعی ذہانت(Super AI)اسے عربی میں **الذكاء الاصطناعي الفائق** کہا جاتا ہے۔

یہ بھی مصنوعی ذہانت کی ایک نظریاتی تصور ہے، مستقبل میں اگر اسے تیار کرلیا گیا تو یہ سوچنے، سیکھنے، فیصلے کرنے اور حالات کا جائزہ لینے میں انسانی صلاحیتوں سے کہیں بڑھ کر ہوگی۔اس کے ممکنہ استعمالات صرف انسانی جذبات اور تجربات کو سمجھنے تک محدود نہیں ہوں گے، بلکہ یہ جذبات محسوس کرنے، اپنی ضروریات رکھنے، اور ذاتی عقائد و خواہشات تشکیل دینے کی صلاحیت بھی رکھ سکتی ہے۔(۱۰)

کارکردگی کے لحاظ سے اقسام

کارکردگی اور وظائف کے لحاظ سے محدود مصنوعی ذہانت کی دو قسمیں کی جاتی ہیں:

۱۔تفاعلی مصنوعی ذہانت

مصنوعی ذہانت کے ایسے ماڈلز ہوتے ہیں جن میں یادداشت نہیں ہوتی ہے، انہیں صرف ایک خاص کام کو انجام دینے کے لئے تیار کیا جاتا ہے، یہ سابقہ نتائج اور فیصلوں کو یاد نہیں رکھتے، بلکہ صرف موجودہ معلومات کی روشنی میں عمل کرتے ہیں، یہ نظام بڑی مقدار میں ڈیٹا کا تجزیہ کرنے کے لیے شماریاتی ریاضی (Statistical Mathematics) پر انحصار کرتے ہیں، اور بظاہر ذہین نتائج پیش کرتے ہیں۔

اس کی مثالوں میں Deep Blue شامل ہے، جس نے شطرنج میں عالمی چیمپئن KasparovGarry کو شکست دی۔اسی طرح Netflix کا سفارشاتی نظام بھی صارف کے مشاہداتی ریکارڈ کا تجزیہ کرکے اس کی دلچسپی کے مطابق تجاویز پیش کرتا ہے۔

۲۔محدود یادداشت والی مصنوعی ذہانت(Limited Memory AI)

اس قسم کی مصنوعی ذہانت سابقہ واقعات اور نتائج کو یاد رکھنے کی صلاحیت رکھتی ہے، اور وقت کے ساتھ مخصوص اشیا یا حالات کا مشاہدہ کرسکتی ہے۔محدود یادداشت والی مصنوعی ذہانت ماضی اور حال دونوں کے ڈیٹا کو استعمال کرکے مطلوبہ نتیجہ حاصل کرنے کے لیے مناسب راستہ متعین کرتی ہے۔

اس کی مثالوں میں جنریٹیو AI، ورچوئل اسسٹنٹس، چیٹ بوٹس، اور خودکار گاڑیاں شامل ہیں۔

ChatGPT اور دیگر جنریٹیو AI ٹولز سابقہ ڈیٹا کی بنیاد پر اگلے الفاظ یا تصاویر کی پیش گوئی کرتے ہیں، جبکہ Siri اور Alexa جیسے اسسٹنٹس سوالات کو سمجھ کر مناسب جواب دیتے ہیں۔اسی طرح خود کار گاڑیاں اردگرد کے ماحول کا تجزیہ کر کے بروقت فیصلے کرتی ہیں۔

انسانی اختیار کے لحاظ سے اقسام

انسانی اختیار اور کنٹرول کے لحاظ سے بھی مصنوعی ذہانت کی تقسیم کی جاتی ہے، اس پہلو سے دو حصوں میں بانٹا جاتا ہے، ایک قسم ایسی مصنوعی ذہانت کی ہے جو انسان کے کنٹرول اور نگرانی میں کام انجام دیتا ہے، جیسے چیٹ بوٹس، طبی تشخیص کا نظام، جبکہ دوسری قسم ایسی مصنوعی ذہانت کی ہے جو انسانی مداخلت کے بغیر فیصلہ کرنے اور اپنا کام انجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہے، خود کار گاڑیاں، خود کار روبوٹس اس کی مثالیں ہیں، پہلی صورت میں حتمی فیصلہ کا اختیار انسان کے پاس ہوتا ہے، جبکہ دوسری صورت میں فیصلہ کا اختیار انسان کے پاس نہیں ہوتا۔

مصنوعی ذہانت کے استعمال کے میدان

مصنوعی ذہانت اب روزمرہ کی زندگی میں شامل ہو چکی ہے، تعلیم، صنعت وحرفت، اقتصادیات، زراعت، طب، سائنس، ٹکنالوجی، مالی انوسٹمنٹ، زبان، ترجمہ جیسے بے شمار میدان ہیں جہاں مصنوعی ذہانت کا استعمال بڑے پیمانے پر ہورہا ہے، مجموعی طور ان کو درج ذیل حصوں بانٹا جاسکتا ہے:

۱۔ماہر نظام (Expert Systems)

ایک ایسا مخصوص پروگرام ہے جو کسی مخصوص میدان میں ماہر انسان کی طرح کام کو انجام دینے کے لیے تیار کیا گیا ہے، اسے مصنوعی ذہانت کا اہم ترین کام سمجھا جاتا ہے، مثلاً کسی خاص میدان کے ایک یا ایک سے زیادہ ماہرین کی معلومات، تجربات اور طریقۂ کار کو حاصل کیا جاتا ہے۔ پھر ان معلومات کو خاص انداز میں مرتب کر کے ان کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔اس کے بعد ان اصولوں اور تجربات کو کمپیوٹر نظام میں محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ پھر یہی نظام بعد میں ایسے فیصلے یا مشورے دیتا ہے جیسے کوئی ماہر انسان دے رہا ہو۔(۱۱)

اس طرح زندگی کے مختلف شعبوں میں ایک ماہر کی حیثیت سے مشورہ اور رہنمائی کا کام لیا جانا معروف ومروج ہے، مثلاً ماہر طبیب، ماہر انجینئر، برقیات کا ماہر، استثمار کا ماہر، فوجی معاملات ومسائل کا ماہر، عدالتی نظام کا ماہر، مسائل میراث کا ماہر، مسائل زکوۃ کا ماہر وغیرہ۔(۱۲)

۲۔مشینی تعلّم (Machine Learning)

یہ مصنوعی ذہانت کی ایک شاخ ہے جس میں مشینوں کو یہ صلاحیت دی جاتی ہے کہ وہ انسان کی مستقل پروگرامنگ

کے بغیر خود سیکھ سکیں اور فیصلے کر سکیں۔ یہ سابقہ تجربات اور محفوظ شدہ معلومات سے فائدہ اٹھا کر اپنی کارکردگی بہتر بناتی ہیں،اس کی ایک اہم قسم عصبی نیٹ ورک (Neural Networks) ہے، جو ایسا کمپیوٹر نظام ہے جو جاندار مخلوقات کے اعصابی نظام کی مشابہت اختیار کرتے ہوئے مسائل کا تجزیہ کرتا اور بہترین حل تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔

مصنوعی ذہانت کی اس شاخ کے متعدد استعمالات ہیں، مثلاً: فضول ای میل (Spam) کی درجہ بندی، ڈپریشن کی تشخیص کے پروگرام، تصاویر میں موجود تحریر یا گفتگو کو پہچان کر اسے متن میں تبدیل کرنا، حج کے انتظامی امور میں معاونت، کریڈٹ ریکارڈ کی جانچ، انسانی جینوم کے ڈیٹا کو جمع کرنا، اور مالیاتی ٹیکنالوجی کے مختلف نظام وغیرہ ۔(۱۳)

۳۔خودکار روبوٹ

موجودہ وقت میں روبوٹکس کے میدان میں غیر معمولی ترقی ہوئی ہے، یہاں تک کہ یہ ایک مستقل علمی شعبہ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے، جسے روبوٹکس علم کہا جاتا ہے، یہ علم ایسے مادی آلات کی تیاری اور ڈیزائن سے بحث کرتا ہے جو انسانی منطق کے مطابق کام کرتے ہیں۔ انہیں کمپیوٹر کے ساتھ مربوط کیا جاتا ہے تاکہ وہ مخصوص کام انجام دے سکیں، اور انہیں حالات کے مطابق کچھ حد تک خود فیصلہ کرنے اور عمل کرنے کی آزادی بھی دی جاتی ہے۔ یہاں روبوٹ سے مراد خاص طور پر ذہین خودمختار روبوٹ ہیں، جو مصنوعی ذہانت کی تکنیکوں کی مدد سے اپنے اردگرد کے ماحول کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔(۱۴)

اس شاخ میں استعمال کے متعدد میدان ہیں، مثلاً: خودکار ڈرائیونگ والی گاڑیاں، خودکار طیارے، طبی روبوٹ جو پیچیدہ جراحی عمل انجام دیتے ہیں، اور ایسے روبوٹ جو ڈاکٹروں کے کام میں معاونت کرتے ہیں۔ اسی طرح صنعتی روبوٹ جو کارخانوں کی مرمت اور مختلف اشیا کو اٹھانے کا کام کرتے ہیں، فوجی روبوٹ جو بارودی سرنگوں کا پتا لگاتے ہیں، اور تعلیمی روبوٹ جو بچوں کو بولنا سکھانے یا تعلیمی کھیلوں کے ذریعے تعلیم دینے میں مدد کرتے ہیں۔(۱۵)

۴۔فطری زبان کا تجزیاتی نظام(Natural Language Processing)

یہ بھی مصنوعی ذہانت کی ایک اہم شاخ ہے جو انسانی زبان کو سمجھنے اور اس کی نقل کرنے سے متعلق ہے، خواہ وہ زبان تحریر کی صورت میں ہو یا آواز کی صورت میں۔ اس میدان میں مصنوعی ذہانت کے متعدد استعمالات ہیں، مثلاً:

مشینی ترجمہ: یہاں مصنوعی ذہانت صرف لفظی ترجمہ نہیں کرتی بلکہ کلام کے سیاق و سباق کو سمجھ کر ترجمہ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

صوتی ترجمہ: ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر کو آواز میں تبدیل کرنا۔

چیٹ بوٹس جیسی ٹیکنالوجی، جو انسانوں سے انسانی انداز میں گفتگو کرتی ہے۔

اسی میدان کی ایک مثال وہ پروگرام بھی ہیں جو تحقیقی مقالات لکھنے، کتابوں کا خلاصہ تیار کرنے، اور معلوماتی مواد مرتب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

صوتی شناختی نظام کی تکنیک بھی اسی سے متعلق ہے، جس میں کسی شخص کی آواز کی مخصوص خصوصیات کو محفوظ کیا جاتا ہے، جیسے انگلیوں کے نشانات محفوظ کیے جاتے ہیں۔

مالیاتی اسلامی مصنوعات کے انتظام میں بھی فطری زبان کا تجزیاتی نظام اہم کردار ادا کرسکتا ہے، کیونکہ اس کے ذریعے صارفین کو بہتر خدمات فراہم کی جاسکتی ہیں، اسلامی مالیاتی مصنوعات کی تفہیم آسان بنائی جاسکتی ہے، اور سرمایہ کاروں کو بہتر فیصلے کرنے میں مدد دی جاسکتی ہے۔

یہ چند معروف میدان ہیں، ان کے علاوہ اور بھی بہت سے میدان ہیں مثلا کمپوٹر وژن، ڈیپ لرننگ، علمی استدلال، انسانی جذبات کو سمجھنے اور اس کے مطابق ردعمل دینے کا نظام، خودکار تخلیقی نظام مثلا متن، تصویر، ویڈیو اور آواز تخلیق کرنے والا نظام وغیرہ

مصنوعی ذہانت کے فوائد

مصنوعی ذہانت کے استعمال کے بہت سے فوائد ہیں، یہ فوائد کئی لحاظ سے ممتاز ہیں۔

۱۔سب سے اہم فائدہ وقت کی بچت ہے کیونکہ مصنوعی ذہانت بہت سے ایسے کاموں کو آسان اور تیز بنادیتی ہے جو پہلے طویل وقت لیتے تھے، مثلاً معاہدوں کا جائزہ لینا، ان سے مطلوبہ معلومات اخذ کرنا، ڈیٹا کو محفوظ کرنا اور اس کے مصادر کی شناخت کرنا۔

۲۔مصنوعی ذہانت خطرناک اور دشوار کاموں میں بھی معاون ثابت ہوتی ہے، جیسے بارودی سرنگوں کو ناکارہ بنانے کے لیے روبوٹ کا استعمال۔

۳۔ایسے کام جن میں انسان کو طویل وقت تک مسلسل مشغول رہنا پڑے، وہاں مشینیں بغیر تھکاوٹ اور اکتاہٹ کے بہتر طریقے سے کام انجام دیتی ہیں۔

۴۔ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت انسانی غلطیوں کو کم کرنے میں بھی مدد دیتی ہے، کیونکہ خودکار نظام ایک ہی عمل کو بار بار زیادہ درستگی کے ساتھ انجام دے سکتے ہیں۔

۵۔مصنوعی ذہانت کا ایک فائدہ مختلف شعبوں میں صارفین کو کم خرچ میں مشورے اور خدمات بھی فراہم کرنا بھی ہے۔

۶۔انسانی زندگی کے متعدد میدانوں میں نفع مثلا: بیماریوں کی تشخیص، ادویات کی تیاری، عسکری اور سیکورٹی شعبے،

تعلیم،وغیرہ۔(۱۶)

مصنوعی ذہانت کے نقصانات

مصنوعی ذہانت کے استعمال کے نقصانات بھی بہت ہیں،اوران نقصانات کے بھی بہت سے پہلو ہیں۔

ا۔سب سے اہم خطرہ یہ ہے کہ بعض اوقات اس پر کنٹرول ختم ہونے کا اندیشہ پیدا ہوجاتا ہے جس کے نتیجہ میں نفیساتی، مادی اورسیکورٹی کے نقصانات سامنے آسکتے ہیں۔

۲۔مصنوعی ذہانت میں ڈیٹا کے ہیک ہونے یا غلط استعمال ہونے کا خطرہ باقی رہتا ہے، یہ نظام سائبر حملوں کا نشانہ بن سکتا ہے۔

۳۔ایک اہم نقصان بیروزگاری میں اضافہ ہے،مصنوعی ذہانت کے بڑھتے استعمال سے انسانی ملازمین کی ضرورت کم ہوتی جائے گی۔

۴۔مصنوعی ذہانت کا نظام انتہائی مہنگا اور کثیر لاگت پر مبنی ہوتا ہے۔

۵۔مصنوعی ذہانت کے نظام میں انسانی اخلاقیات اور اقدار کی پابندی نہیں ہوتی ہے۔

۶۔مصنوعی ذہانت کو نقصان دہ مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے، جیسے حیاتیاتی ہتھیاروں کی تیاری وغیرہ

۷۔مصنوعی ذہانت کے استعمال سے نقصان کی صورت میں قانونی اور مالی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی، یہ مسئلہ ابھی تک پوری طرح واضح نہیں۔

۸۔اس کے ذریعے جھوٹی معلومات،جعلی تصاویر اور ویڈیوز (Deepfake) پھیلانے کا خطرہ بھی بڑھتا جارہا ہے۔(۱۷)

کمپیوٹر کی مشہور کمپنی IBM کی طرف سے ۱۰ نقصانات اوران کی تلافی کے طریقے بیان کئے گئے ہیں،خطرات کے عناوین اس طرح ہیں: جانبداری،سائبر سیکورٹی کے خطرات،ڈیٹا کی رازداری کے مسائل،ماحولیاتی نقصانات، انسانی وجود کے ختم ہونے کا خطرہ، شخصی ملکی کے حقوق کی خلاف ورزی،روزگار کا خاتمہ، جواب دہی کا فقدان، شفافیت کی کمی،گمراہ کن معلومات اورفریب کاری۔(۱۸)

مصنوعی ذہانت کے استعمال کا شرعی حکم

مصنوعی ذہانت موجودہ دور کی تحقیق اور ایجاد ہے،اس لئے اس بارے میں کتاب وسنت اور سلف کے علمی سرمایہ میں کوئی تفصیل موجود نہیں ہے،البتہ قرآن واحادیث ،شریعت کے مقاصد اور کلی اصول وقواعد میں ایسے اشارے

موجود ہیں جن کی روشنی میں ہر دور کے مسائل کا حل تلاش کیا جائے گا، چنانچہ انہی نصوص کی روشنی میں معاصر فقہاء نے اس مسئلہ پر غور کیا ہے، اور اس کا حکم متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔

عمومی حکم

معاصر فقہاء نے عموما مصنوعی ذہانت کے استعمال کو مباح قرار دیا ہے، اور اس حکم کو چند شرائط کے ساتھ مقید کیا ہے۔

اس حکم کے دلائل اس طرح ہیں:

۱۔اشیاء میں اصل اباحت ہے، دلیل کے بغیر کسی چیز کو ممنوع نہیں قرار دیا جا سکتا ہے۔

وسخر لکم مافی السموات ومافی الارض جمیعامنه۔(۱۹)

عن سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا، مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ، فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ۔(۲۰)

حضرت سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سب سے بڑا جرم کرنے والا وہ شخص ہے جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں کی گئی تھی، پھر اس کے سوال کرنے کی وجہ سے وہ چیز حرام کر دی گئی۔

عن ابنِ عباسٍ، قال: كان أهلُ الجاهليّة يأكلُون أشياءَ ويتركُونَ أشياءَ تقذُّراً، فبَعَث الله عزّ وجلّ نبيّه - صلَّى الله عليه وسلم -، وأنزل كتابَه، وأحَلَّ حلالَه وحَرَّم حرامَه، فما أحَلَّ فهو حَلالٌ، وما حَرَّمَ فهو حَرامٌ، وما سَكَتَ عنه فهو عَفْوٌ، وتلا: {قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا}۔(۲۱)

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت کے لوگ بعض چیزیں کھاتے تھے اور بعض چیزوں کو گھن کی وجہ سے چھوڑ دیتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا، اپنی کتاب نازل فرمائی، اور اپنے حلال کو حلال اور اپنے حرام کو حرام قرار دیا۔ پس جس چیز کو اللہ نے حلال کر دیا وہ حلال ہے، اور جس چیز کو حرام کر دیا وہ حرام ہے، اور جس چیز کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی وہ معاف ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "آپ کہہ دیجیے: جو وحی میری طرف کی گئی ہے، اس میں میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا......"

فقہی قاعدہ ہے:

ان الاصل فی الاشیاء الاباحة۔(۲۲)

بعض معاصر فقہاء کے قاعدہ عموم البلوی سے بھی استدلال کیا ہے، کیونکہ موجودہ وقت میں زندگی کے مختلف

گوشوں میں مصنوعی ذہانت کا استعمال ایک ضرورت کی شکل اختیار کر گیا ہے۔(۲۳)

مصنوعی ذہانت سے شریعت کے مقاصد خمسہ کا تحفظ بھی ہوتا ہے، دکتور عبداللہ عوید محمد الرشیدی مقاصد شریعت کے تحفظ سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ومن امثله حفظ الذكاء الاصطناعي لضرورة الدين تطبيقات الرقابه الغذائيه الشرعيه كتطبيق Halal Advisor وتطبيقات القران الكريم وسنة النبوية وحفظ النفس بالحفاظ على حياه البشر كمثل الروبات الجراحية وحفظ ضرورة المال بالحفاظ على اموال المصارف الاسلاميه من الاخترافات وحفظ العقل من خلال الروبوتات التعليمية التي تنمي العقل وحفظ العرض من خلال تقنيات التشخيص الوراثي للمقبلين على الزواج وتقنية الاجنه المدعومة بالذكاء الاصطناعي۔(۲۴)

مصنوعی ذہانت کے ذریعے دین کے تحفظ کی مثالوں میں حلال غذاؤں کی نگرانی کرنے والی ایپس، جیسے Halal Advisor، نیز قرآنِ کریم اور سنتِ نبویہ سے متعلق ایپلیکیشنیں شامل ہیں۔ جان کے تحفظ کے سلسلے میں سرجری کرنے والے روبوٹس جیسے نظام ہیں جو انسانی زندگی بچانے میں مدد دیتے ہیں۔ مال کے تحفظ کے لیے مصنوعی ذہانت اسلامی بینکوں کے مالیاتی نظام کو ہیکنگ اور سائبر حملوں سے محفوظ رکھنے میں معاون بنتی ہے۔ عقل کے تحفظ میں تعلیمی روبوٹس اہم کردار ادا کرتے ہیں جو ذہنی صلاحیتوں کو فروغ دیتے ہیں۔ اسی طرح عزت و نسل کے تحفظ کے لیے شادی سے پہلے جینیاتی تشخیص کی ٹیکنالوجی اور جنین کی نگرانی اور انتخاب کی ٹیکنالوج استعمال کی جاتی ہے۔

انسانی نگرانی میں کام کرنے والی مصنوعی ذہانت

ایسی منصوعی ذہانت جو مکمل خودمختار نہ ہو، بلکہ جزوی طور پر مختار ہو مگر انسان کی نگرانی میں وہ کام کرتا ہو یا اس کے کئے ہوئے فیصلے میں ترمیم وتبدیلی کا اختیار انسان کے پاس ہو، اس قسم کا حکم یہ ہے کہ اس کو وسائل کے درجہ میں رکھا جانا چاہئے ،یعنی اس کی حیثیت انسان کے ہاتھ میں آلہ کی ہے، اور آلات ووسائل کے بارے میں فقہاء کا یہ اصول ہے کہ انکا حکم مقاصد کے تابع ہوتا ہے، جس مقصد کے لئے ان کا استعمال ہوگا اسی کے مطابق حکم ہوگا۔

علامہ ابن القیم تحریر فرماتے ہیں:

لَمَّا كَانَتْ الْمَقَاصِدُ لَا يُتَوَصَّلُ إلَيْهَا إلَّا بِأَسْبَابٍ وَطُرُقٍ تُفْضِي إلَيْهَا كَانَتْ طُرُقُهَا وَأَسْبَابُهَا تَابِعَةً لَهَا مُعْتَبَرَةً بِهَا، فَوَسَائِلُ الْمُحَرَّمَاتِ وَالْمَعَاصِي فِي كَرَاهَتِهَا وَالْمَنْعِ مِنْهَا بِحَسَبِ إفْضَائِهَا إلَى غَايَاتِهَا وَارْتِبَاطَاتِهَا بِهَا، وَوَسَائِلُ الطَّاعَاتِ وَالْقُرُبَاتِ فِي مَحَبَّتِهَا وَالْإِذْنِ فِيهَا بِحَسَبِ إفْضَائِهَا إلَى غَايَتِهَا، فَوَسِيلَةُ الْمَقْصُودِ تَابِعَةٌ لِلْمَقْصُودِ، وَكِلَاهُمَا مَقْصُودٌ، لَكِنَّهُ مَقْصُودٌ قَصْدَ

الْغَايَاتِ، وَهِيَ مَقْصُودَةٌ قَصْدَ الْوَسَائِلِ۔(۲۵)

جب مقاصد تک رسائی صرف ایسے اسباب اور راستوں کے ذریعے ممکن ہو جو ان تک پہنچاتے ہوں، تو ان کے راستے اور اسباب بھی انہی کے تابع ہوتے ہیں اور انہی کے اعتبار سے ان کا حکم متعین ہوتا ہے۔ چنانچہ حرام امور اور گناہوں کے وسائل بھی اپنی کراہت اور ممانعت میں اسی درجے کے ہوتے ہیں جس درجے وہ اپنے مقاصدِ حرام تک پہنچانے والے اور ان سے وابستہ ہوں۔ اسی طرح طاعات اور قربات کے وسائل بھی اپنی محبوبیت اور جواز میں اسی قدر ہوتے ہیں جس قدر وہ اپنے مطلوبہ مقصد تک پہنچانے والے ہوں، لہٰذا مقصد تک پہنچانے والا وسیلہ، خود مقصد کے تابع ہوتا ہے، اور دونوں ہی مقصود ہوتے ہیں؛ البتہ مقصد اصل غایت کے طور پر مطلوب ہوتا ہے، جبکہ وسیلہ اس مقصد تک پہنچنے کے لیے مطلوب ہوتا ہے۔

دکتور عبداللہ عوید اس قسم کا حکم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وحكم هذا النوع انه من باب الوسائل فهو كالأداة في يد البشر فقد قرر الفقهاء قاعدة في باب الوسائل ان حكمها ياخذ حكم مقاصدها فما كان مقصوده واجبا فوسيلته واجبا مثل روبوتات تفجير الألغام وما كان مقصوده محرما فوسيلته محرما مثل تقنية التزييف العميق في تلفيق التهم للابرياء وما كان مقصوده مندوبا فوسيلته مندوبا وما كان مقصوده مكروها فوسيلته مكروهة وما كان مقصوده مباحا فوسيلته مباحة مثل استخدام المكنسة الآلية الذكية۔(۲۶)

اس قسم کی مصنوعی ذہانت کا حکم یہ ہے کہ اسے وسائل کے باب میں شمار کیا جائے گا، کیونکہ یہ انسان کے ہاتھ میں ایک آلے کی حیثیت رکھتی ہے۔ فقہاء نے وسائل کے بارے میں یہ اصول بیان کیا ہے کہ وسائل کا حکم اپنے مقاصد کے تابع ہوتا ہے۔ لہٰذا جس چیز کا مقصد واجب ہو، اس کا ذریعہ بھی واجب ہوگا، جیسے بارودی سرنگوں کو ناکارہ بنانے والے روبوٹس، اور جس چیز کا مقصد حرام ہو، اس کا ذریعہ بھی حرام ہوگا، جیسے بے گناہ لوگوں پر جھوٹے الزامات لگانے کے لیے ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کا استعمال۔ اسی طرح جس چیز کا مقصد مستحب ہو، اس کا ذریعہ بھی مستحب ہوگا۔ اور جس چیز کا مقصد مکروہ ہو، اس کا ذریعہ بھی مکروہ ہوگا۔ اور جس چیز کا مقصد مباح ہو، اس کا ذریعہ بھی مباح ہوگا، جیسے خودکار صفائی مشین (اسمارٹ ویکیوم کلینر) کا استعمال۔

خود مختار مصنوعی ذہانت کا حکم

مصنوعی ذہانت کی وہ قسم جو خود مختار ہو، یعنی جس میں انسان کا دخل بالکل نہ ہو، اس قسم کی دو نوعتیں ہوسکتی ہیں:

پہلی نوعیت: ایسی خود مختار مصنوعی ذہانت جو ایسے میدانوں میں کام کرے جہاں تکلیف شرعی کی ضرورت نہیں ہے، مثلاً طب، تعلیم، صنعت، عسکری میدان۔

اس نوعیت میں چونکہ مصنوعی ذہانت اپنی مہارت اور درستگی ثابت کر چکا ہوتا ہے، اور اس کا کام ایسے میدان سے متعلق ہوتا ہے جس میں شرعی تکلیف کی ضرورت نہیں ہے، اس لئے اس نوعیت کو بھی آلہ و وسیلہ کے درجہ میں رکھا جانا چاہئے، لہذا اگر مصنوعی ذہانت کو بنانے والے نے اگر کسی جائز کام کے لئے بنایا ہے تو وہ جائز ہوگا، اور کسی ناجائز مقصد کے لئے تیار کیا ہے تو وہ ناجائز ہوگا۔

دوسری نوعیت:

خود مختار مصنوعی ذہانت کا استعمال ان میدانوں میں بھی کیا جا سکتا ہے جہاں تکلیف شرعی کی ضرورت ہوتی ہے، مثلاً اذان، امامت، ذبح، فتوی وغیرہ، اس صورت کا شرعی حکم کیا ہوگا؟ اس مسئلہ کو درج ذیل مثالوں کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے:

الف: فقہاء نے اذان کے باب میں لکھا ہے کہ موذن کے لئے مسلمان ہونا اور مرد ہونا شرط ہے، اسی بنیاد پر ٹیپ ریکارڈ سے اذان دینا درست نہیں ہے، مصنوعی ذہانت میں بھی یہ شرائط نہیں پاجاتی ہیں، اس لئے مصنوعی ذہانت کے ذریعہ اذان دینا معتبر نہیں ہوگا۔

ب: امامت کے مسئلہ میں بھی فقہاء کا اتفاق ہے کہ امام کا مسلمان ہونا ضروری ہے، اسی بنیاد پر ریڈیو، ٹیلی ویژن کے ذریعہ امامت درست نہیں ہوتی ہے، مصنوعی ذہانت میں بھی یہ شرط نہیں پائی جاتی ہے، اس لئے مصنوعی ذہانت کے ذریعہ امامت نہیں ہوسکتی ہے۔

ج: جمعہ کے خطبہ میں یہی حکم ہوگا۔

د۔ قضاء، گواہی، اور ذبح کے لئے بھی مسلمان کا ہونا شرط ہے، اس لئے یہ اعمال مصنوعی ذہانت کے ذریعہ نہیں انجام دئے جاسکتے ہیں۔

ہ۔ مصنوعی ذہانت فتوی دے سکتا ہے ہے یا نہیں؟ یہاں فتوی سے مراد دوسرے مفتیان کرام کے فتاوی کو نقل کرنا نہیں ہے بلکہ نئے حالات وواقعات پر احکام شرع کو منطبق کرنا ہے، جس طرح فقہاء کرتے ہیں، اس مسئلہ میں معاصر علماء کی رائے دونوں طرح کی ہے:

بعض علماء اس کو حرام کہتے ہیں (۲۷)، موتمر الدوحۃ العاشر للمال نے اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔(۲۸)

ان حضرات کے دلائل اس طرح ہیں:

ا۔ فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون۔(۲۹)

۲۔فتوی کے لئے مفتی کا مسلمان ہونا ضروری ہے،اس بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے،امام نووی مفتی کے لئے مطلوبہ شرائط کی تفصیل بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

شرط المفتی کونه مکلفا مسلما ثقة مأمونا متنزها عن أسباب الفسق وخوارم المرؤة فَقِيهَ النَّفْسِ سَلِيمَ الذِّهْنِ رَصِينَ الْفِكْرِ صَحِيحَ التَّصَرُّفِ وَالِاسْتِنْبَاطِ مُتَيَقِّظًا سَوَاءٌ فِيهِ الْحُرُّ وَالْعَبْدُ وَالْمَرْأَةُ وَالْأَعْمَى وَالْأَخْرَسُ إِذَا كَتَبَ أَوْ فُهِمَتْ اشارته۔(۳۰)

مفتی کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ مکلف ہو،مسلمان ہو،ثقہ ہو،امانت دار ہو،فسق کے اسباب اور خلافِ مروّت امور سے پاک ہو،فقیہ النفس ہو،درست ذہن کا مالک ہو،پختہ فکر رکھتا ہو،صحیح تصرف اور استنباط کی صلاحیت رکھتا ہو،اور بیدار و ہوشیار ہو۔اور اس معاملے میں آزاد اور غلام،عورت،نابینا،اور گونگا سب برابر ہیں،بشرطیکہ وہ لکھ سکے یا اس کے اشارے کو سمجھ لیا جائے۔

اکثر فقہاء نے یہ بات لکھی ہے کہ عام آدمی کا مذہب مفتی کا فتوی ہوتا ہے،علامہ شامی اس مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:

وفي النِّهَايَةِ وَيُشْتَرَطُ أَنْ يَكُونَ الْمُفْتِي مِمَّنْ يُؤْخَذُ مِنْهُ الْفِقْهُ وَيُعْتَمَدُ عَلَى فَتْوَاهُ فِي الْبَلْدَةِ وَحِينَئِذٍ تَصِيرُ فَتْوَاهُ شُبْهَةً وَلَا مُعْتَبَرَ بِغَيْرِهِ۔(۳۱)

النہایہ میں ہے:مفتی کے لئے یہ شرط بھی لگائی گئی ہے کہ وہ ایسا شخص ہو جس سے فقہ حاصل کی جاتی ہو اور شہر میں اس کے فتویٰ پر اعتماد کیا جاتا ہو۔اس صورت میں اس کے خلاف کسی دوسرے کا فتوی معتبر نہیں سمجھا جائے گا۔

جبکہ بعض معاصر علماء بعض قیود وشرائط کے ساتھ اس کے جواز کے قائل ہیں۔(۳۲)

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کے ذریعہ فتوی دئے جانے کے سلسلے میں ممانعت کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے،بشرطیکہ فتوی صحیح ہو،کیونکہ اصل مقصود فتوی کا صحیح ہونا اور پیش آمدہ مسئلہ میں اللہ کے حکم کی صحیح تطبیق ہے۔(۳۳)

ان حضرات کے دوسری دلیل یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت سے فتوی لئے جانے کو فقہی کتابوں سے فتوی حاصل کرنے پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔(۳۴)

اس مسئلہ میں قائلین اور مانعین دونوں کے دلائل پر غور کیا جائے تو مانعین کے دلائل کی قوت اور قائلین کے دلائل کا ضعف واضح طور پر نظر آتا ہے۔

معاصر علماء میں جو مصنوعی ذہانت سے فتوی کے جواز کے قائل ہیں،ان کے نزدیک جواز کے لئے درج ذیل شرائط کی قید رکھی ہے:

۱۔مصنوعی ذہانت کے پروگرام میں معلومات اور مواد داخل کرنے والے افراد شریعت اور ٹیکنالوجی دونوں میدانوں کے ماہر ہوں۔

۲۔اس پروگرام میں ایسے مسائل شامل کئے گئے ہوں جو زمانہ،عرف اور نیت کے بدلنے سے تبدیل نہیں ہوتے ہیں۔

۳۔اس مقصد کے لئے بنایا جانے والا پروگرام فنی لحاظ سے اعلی معیار کا ہو۔

۴۔اس سوفٹ یا پروگرام سے حاصل ہونے والے نتائج اوراحکام کی درستگی اور صحت کو اچھی طرح جانچ لیا گیا ہو۔

۵۔اس پروگروم کواستعمال کرنے والا اس کے صحیح استعمال سے اچھی طرح واقف ہو۔(۳۵)

مصنوعی ذہانت سے متعلق فقہی اکیڈمیوں کے فیصلے

مصنوعی ذہانت سے استفادہ کے مسئلہ کواب صرف چند اداروں نے بحث وتحقیق کا موضوع بنایا ہے،جن میں انٹرنیشل فقہ اکیڈمی جدہ،المؤتمر الدولی السادس للمنظمة الاسلامية للعلوم الطبية ،مؤتمر الدوحة الحادی عشر للمال الاسلامی، دارالافتاء مصر،المنظمة الاسلامية للتربية والعلوم والثقافة ،بيت المشورة للاستشارات المالية ،اور اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا شامل ہیں۔

انٹرنیشل فقہ اکیڈمی جدہ، نے اپنے ۲۶ویں فقہی سمینار منعقدہ دوحہ قطر، ۴۔۸ مئی ۲۰۲۵ء میں بحث اوراجتماعی غور وخوض کے لئے منتخب کیا،اس اکیڈمی کی طرف سے منظور شدہ تجاویز اس طرح ہیں:

اول:مصنوعی ذہانت ایک جدید ٹیکنالوجی ہے، جو ایسے پروگراموں اور مشینوں پر قائم ہے جو انسانی ذہانت کی مشابہت اختیار کرتے ہیں،اور یہ بہت سے فوائد ومصالح کو حاصل کرتی ہے،اگر چہ یہ بعض مفاسد سے خالی بھی نہیں۔

دوم:مصنوعی ذہانت کی تخلیق اوراس کے استعمالات میں اصل حکم اباحت کا ہے،البتہ اس کی تیاری اور استعمال میں درج ذیل ضوابط کا لحاظ ضروری ہے:

۱۔یہ کہ اس کی تخلیق،استعمال،سرمایہ کاری اوراس کے نتائج واثرات کا مقصد مشروع اور جائز ہو۔

۲۔یہ کہ اس کے ذریعے مصلحت کا حصول اور فساد وخرابی کا ازالہ مقصود ہو۔

۳۔عقائد،ادیان اور دینی شعائر ومقدسات کے ساتھ کسی قسم کی بے ادبی یا توہین نہ کی جائے۔

۴۔معلومات کے تحفظ اور عام وخاص حقوق وآزادیوں کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے۔

۵۔یہ کہ اس میں کوئی ایسی چیز شامل نہ ہو جو فرد،معاشرہ یا ریاستی امن کے لیے خطرہ بنے۔

۶۔استعمال کے وقت دیانت،مستند توثیق اور شفافیت کی پابندی کی جائے۔

مجلس درج ذیل امور کی سفارش کرتی ہے:

مصنوعی ذہانت کو قانونی واعتباری شخصیت دینے کے حکم وحیثیت پر مزید علمی تحقیق کی جائے۔

مصنوعی ذہانت، اس کی نئی پیش رفتوں اور اس کے اخلاقی پہلوؤں پر خصوصی سیمینار اور علمی نشستیں منعقد کی جائیں۔(۳۶)

اسلامک فقہ اکیڈمی کا فیصلہ

اسلامی فقہ اکیڈمی کے ۳۳ویں فقہی سمینار میں مصنوعی ذہانت کا موضوع زیر بحث آیا، شرکاء کے اتفاق رائے سے اس موضوع پر جو تجاویز منظور کی گئیں وہ اس طرح ہیں:

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) جدید ایجادات میں سے ہے اور ابھی ارتقائی مراحل میں ہے، یہ کمپیوٹر سائنس کی ایک شاخ ہے، جس کے ذریعہ نہایت تیز رفتاری کے ساتھ ایسی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں، جن کے لئے انسان کو کافی سوچنا اور تحقیق کرنا ہوتا ہے، جدید ایجادات کے سلسلہ میں اسلام کا بنیادی تصور یہ ہے کہ جو چیز شریعت کے خلاف نہ ہو اور انسان کے لئے مضرت رساں بھی نہ ہو، اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے، اور جو چیز شریعت کے خلاف ہو یا انسان کے لئے نقصان دہ ہو اس کا استعمال جائز نہیں، اسی اصول کو سامنے رکھتے ہوئے درج ذیل تجاویز منظور کی جاتی ہیں:

۱۔ مصنوعی ذہانت کا استعمال فی نفسہ مباح ہے، اگر اسے جائز امور میں استعمال کیا جائے تو کوئی حرج نہیں؛ البتہ شرعی اور قانونی حدود وقیود کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۲۔ مصنوعی ذہانت (AI) سے استفادہ کرنے میں درج ذیل شرطوں کا خیال رکھا جائے:

(الف) کسی بھی غلط، فحش اور لایعنی چیز کی اشاعت کے لئے اس کا استعمال نہ ہو۔

(ب) تلبیس وتزویر سے مکمل اجتناب ہو، اور انصاف وسماجی وماحولیاتی فوائد اور انسانی بہبود وترقی میں معاون ہو۔

(ج) ملحدانہ مواد داخل (Feed) نہ کیا جائے۔

(د) قتل وقتال اور فساد کا باعث نہ ہو۔

(ہ) دیانت داری، رازداری کے خلاف نہ ہو۔

۳۔اے آئی پر موجود معلومات مشترکہ علمی سرمایہ ہے۔اس سے استفادہ کرتے ہوئے علمی لیاقت کی ضرورت پڑتی ہے۔ایسے میں اے آئی مثلاً Chat GPT سے تیار کردہ تحریر اور کتاب پر بہ حیثیت مرتب اپنا نام درج کرنے کی گنجائش ہے؛ نیز اگر کوئی اقتباس بعینہ اس سے نقل کیا گیا ہو تو اس کا حوالہ دینا اور ان معلومات کا حوالہ مذکور ہو

تو اس کا تذکرہ کردینا ضروری ہے؛ البتہ اہل علم کو چاہئے کہ خاص طور پر دینی موضوعات پر لکھتے وقت صرف اس پر اعتماد نہ کریں بلکہ اصل مصادر سے رجوع کریں۔

۴۔اذان صرف اعلان نہیں؛ بلکہ عبادت بھی ہے اور مشین عبادت کی اہل نہیں؛ اس لئے اذان کے لئے اے آئی کا استعمال جائز نہیں۔

۵۔اے آئی کے ذریعہ فون پر ایک شخص کی اپنی آواز میں اس کی نہ کہی ہوئی بات بھی بولی جاسکتی ہے، اور اسی طرح آڈیو اور ویڈیو میں ایڈیٹنگ بھی کی جاسکتی ہے، لہٰذا فون کی آواز اور ویڈیو ریکارڈنگ کو قرینۂ ظنیہ کے طور پر مانا جائے گا اور اسی کے مطابق احکام مرتب ہوں گے۔

٦۔اگر اساتذہ وعلمی کام کرنے والے اور ملازمت پیشہ افراد اے آئی سے استفادہ کرتے ہوئے اپنا فریضہ انجام دیں تو بھی اجرت کے مستحق ہوں گے؛ البتہ اگر اے آئی سے استفادہ نہ کرنے کی شرط لگادی گئی ہو تو اس سے اجتناب لازم ہوگا۔

مصنوعی ذہانت سے متعلق اخلاقیات

مصنوعی ذہانت کے استعمال سے متعلق مختلف علمی اداروں کی جانب سے اخلاقیات کی تعیین کی گئی ہے، ان اخلاقیات میں چند اہم اس طرح ہیں:

پہلا اور بنیادی ضابطہ یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کے استعمال کا مقصد جائز ہو، یہ نظام شریعت کے مخالف نہ ہوں۔

دوسرا ضابطہ یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کے استعمال سے نفع حاصل ہو اور ضرر دور ہو؛ کیونکہ یہ مسلم اصول ہے کہ شریعت منافع کے حصول اور ان کی تکمیل، اور نقصانات کو دور کرنے اور کم کرنے کے لیے آئی ہے۔

تیسرا ضابطہ یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کے استعمال کی کیفیت، گہرائی، سلامتی اور تاثیر کی جانچ کی جائے۔لہٰذا اس بات کی تحقیق ضروری ہے کہ یہ نظام بغیر کسی خرابی کے صحیح کارکردگی انجام دے رہا ہے یا نہیں، نیز عملی طور پر یہ بھی یقینی بنایا جائے کہ اس میں ایسی خامیاں موجود نہ ہوں جو اسے ہیکنگ اور دراندازی کے خطرے سے دوچار کردیں۔

چوتھا ضابطہ یہ ہے کہ اس نظام میں ڈیٹا داخل کرنے والا شخص اپنے فن کا ماہر (متخصص) اور صاحبِ علم ہو۔

پانچواں ضابطہ غیر جانب داری اور تعصب سے پاک ہونا ہے، یعنی مصنوعی ذہانت کی خدمات سب کے لیے یکساں طور پر فراہم کی جائیں۔(ملخص از الذکاء الاصطناعی: حقیقتہ واحکامہ الفقہیۃ، ص:۵۲۲)

مختلف عالمی تنظیموں اور اداروں کی جانب سے بھی مصنوعی ذہانت کے استعمال سے متعلق اخلاقیات کی تعیین کی گئی ہیں، مثلاً یونیسکو، یورپی یونین، آئیسیسکو وغیرہ، ان اداروں نے عام طور سے انسانی حقوق، امانت، شفافیت، انسانی نگرانی اور امن عامہ پر زور دیا ہے۔(۳۷)

مراجع:

۱۔الذکاء الاصطناعی: حقیقتہ واحکامہ الفقہیۃ، دکتور عبداللہ عوید محمد الرشیدی، مشمولہ مجلۃ الجمعیۃ الفقہیۃ السعودیۃ، شمارہ نمبر: ۷۳

۲۔العربیۃ والذکاء الاصطناعی، دکتور معتز باللہ السعید وآخرون، مرکز الملک عبداللہ بن عبدالعزیز الدولی لخدمۃ اللغۃ العربیۃ، ۲۰۱۹ء

۳۔تقینیات الذکاء الاصطناعی بین القدرات البشریۃ والمسئولیۃ الاخلاقیۃ، دکتور العبد بلالی، مشمولہ ملتقی الذکاء الاصطناعی وتطبیقاتہ فی العلوم الاسلامیۃ، کلیۃ العلوم الاسلامیۃ، جامعۃ الوادی الجزائز، نومبر ۲۰۲۳ء

۴۔الذکاء الاصطناعی والنظم الخبیرۃ، جہاد عفیفی، ط: دار امجد للنشر والتوزیع، عمان اردن، ۲۰۱۵ء

۵۔الذکاء الاصطناعی وتعلم الآلۃ، نرمین مجدی، صندوق النقد العربی، ابوظبی ۲۰۲۰ء

۶۔احکام تطبیقات الذکاء الاصطناعی فی القضاء، دکتور اروی عبدالرحمن الجلعود، ط: الجمعیۃ العلمیۃ القضائیۃ السعودیۃ، ۱۴۴۱ھ

۷۔احکام تطبیقات الذکاء الاصطناعی المتعلۃ بالجنایۃ، فاطمۃ عبدالعزیز الرشید، پی ای ڈی کا مقالہ، برائے جامعۃ الملک سعود، کلیۃ التربیۃ، ریاض: ۱۴۴۲ھ

۸۔الاسس الاسلامیۃ لاخلاقیات الذکاء الاصطناعی، طلال عقیل الخیری، مجلۃ جامعۃ تبوک للعلوم الانسانیۃ والاجتماعیۃ، ج ۱، شمارہ: ۴، دسمبر ۲۰۲۱ء

۹۔الذکاء الاصنطاعی: مفہومہ وتطبیقاتہ، عبدالعزیز قاسم محارب، مجلۃ المال والتجارۃ، نادی التجارۃ، شمارہ: ۶۵۲، ۲۰۲۳ء

۱۰۔الروبوتات المستقلۃ الآلات المزدوجۃ باجہزۃ الاحساس الاصطناعی، دراسۃ فقہیۃ مقارنۃ، دکتور فہد سریع النغیمشی، مجلۃ الجمعیۃ الفقہیۃ السعودیۃ، جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ، شمارہ: ۶۲، ۲۰۲۳ء

۱۱۔رویۃ مقاصدیۃ فی اخطار وآفاق الذکاء الاصطناعی وتطبیقاتہ، دکتور عبدالنور بربیر، مشمولہ ملتقی الذکاء الاصطناعی فی العلوم الاسلامیۃ، مختبر الدراسات الفقہیۃ والقضائیۃ، کلیۃ العلوم الاسلامیۃ، جامعۃ الوادی الجزائز، نومبر ۲۰۲۳ء

۱۲۔مقالہ: مخاطر واضرار تطبیقات الذکاء الاصطناعی واثرہا فی تحدید المسئولیۃ الشرعیۃ والقانونیۃ، دکتور بوبکر مصطفاوی، مشمولہ ملتقی الذکاء الاصطناعی فی العلوم الاسلامیۃ، جامعۃ الوادی الجزائز، نومبر ۲۰۲۳ء

۱۳۔مقالہ: مخاطر الذکاء الاصطناعی من منظور مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ الضروریۃ، دکتور الطاہر تامہ، دکتور

خریف زتون، مشمولہ ملتقی الذکاء الاصطناعی فی العلوم الاسلامیۃ، جامعۃ الوادی الجزائز، نومبر ۲۰۲۳ء

۱۴۔توظیف الذکاء الاصطناعی فی استنباط الاحکام والفتاوی من منظور مقاصدی تاصیلی، دکتور عبداللہ الحجر، مشمولہ ملتقی الذکاء الصناعی وتطبیقاتہ فی العلوم الاسلامیۃ، جامعۃ الوادی الجزائز، نومبر ۲۰۲۳ء

۱۵۔مشروعیۃ الافتاء عبر تقنیۃ الذکاء الاصطناعی، دکتور احمد الزیدی، مشمولہ موتمر الدوحۃ العاشر للمال الاسلامی، فروری ۲۰۲۴ء

۱۶۔الذکاء الاصطناعی واثرہ فی صناعۃ الفتوی، دکتور عمر ابراہیم الحمید، مجلۃ الجمعیۃ الفقہیۃ السعودیۃ، جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ، شمارہ: ۵۷، ۲۰۲۲ء

۱۷۔صناعۃ الفتوی عن طریق الذکاء الاصطناعی، دکتور محمد غرطوط، مشمولہ ملتقی الذکاء الاصطناعی وتطبیقاتہ فی العلوم الاسلامیۃ، مختبر الدراسات الفقہیۃ والقضائیۃ، کلیۃ العلوم الاسلامیۃ، جامعۃ الوادی الجزائز، نومبر ۲۰۲۳ء

حواشی:

۱۔التوقیف علی مہمات التعریف، ص: ۱۷۱

۲۔حاشیۃ القلیوبی، ج ۳، ص: ۳۲۹

۳۔مقاییس اللغۃ، ج ۳، ص: ۳۱۳

۴۔Stanford University, 2007

۵۔Oxford Univercity Press

۶۔العربیۃ والذکاء الاصطناعی، ص: ۲۹

۷۔قرار مجمع الفقہ الاسلامی الدولی

۸۔مبادی اخلاقیات الذکاء الاصطناعی، ص: ۳

۹۔تفصیل کے لئے دیکھیں: تقنیات الذکاء الاصطلاحی بین القدرات البشریۃ والمسئولیۃ الاخلاقیۃ، ص: ۴۱، الذکاء الاصطناعی والنظم الخبیرۃ، جہاد عفیفی، ص: ۱۸۲

۱۰۔مصنوعی ذہانت کی یہ اقسام کمپوٹر کی مشہور کمپنی IBM کی ویب سائٹ سے اخذ کی گئی ہیں، بعض دیگر مصنفین نے ان تینوں اقسام کے نام الگ الگ بھی بتائے ہیں، مثلا دکتور عبداللہ عوید کے مطابق پہلی قسم الذکاء الاصطناعی ضیق المجال، دوسری قسم کو الذکاء الاصطناعی الفائق، اور تیسری قسم کو الذکاء الاصطناعی الخارق سے تعبیر کیا ہے۔(الذکاء الاصطناعی: حقیقتہ واحکامہ الفقہیۃ، مشمولہ مجلۃ الجمعیۃ الفقہیۃ السعودیۃ، ص: ۴۹۷)

۱۱۔الذکاء الاصطناعی وتعلم الآلۃ، از زمین مجدی، ص: ۸

۱۲۔تفصیل کے لئے دیکھئے: الذکاء الاصطناعی وتعلم الآلۃ، ازرمین مجدی، ص:۸، احکام تطبیقات الذکاء الاصطناعی فی القضاء، دکتور اروی جلعود، ص:۷۴، احکام تطبیقات الذکاء الاصطناعی المتعلقۃ بالجنایۃ، فاطمۃ الرشید، ص:۴۵، الاسس الاسلامیۃ لاخلاقیات الذکاء الاصطناعی ،طلال الخیری، ص:۱۰، الذکاء الاصنطاعی: مفہومہ وتطبیقاتہ، عبدالعزیز محارب، ص:۱۱، الروبوتات المستقلۃ ،فہدا لنغیمشی ،ص:۱۵

۱۳۔الذکاء الاصطناعی: حقیقۃ واحکامہ الفقہیۃ ،ص:۵۰۵، التقنیۃ المالیہ ومستقبل صناعۃ المالیۃ، دکتور معتز ابوجیب، ص:۴

۱۴۔الذکاء الاصطناعی: حقیقۃ واحکامہ الفقہیۃ ،ص:۵۰۵، الروبوتات المستقلۃ ،فہدا لنغیمشی ،ص:۱۵

۱۵۔الذکاء الاصطناعی: حقیقۃ واحکامہ الفقہیۃ ،ص:۵۰۷

۱۶۔تفصیل کے لئے دیکھئے: الذکاء الاصطناعی: حقیقۃ واحکامہ الفقہیۃ ،ص:۴۹۹، الذکاء الاصطناعی وتعلم الآلۃ، ازرمین مجدی، ص:۱۹

۱۷۔تفصیل کے لئے دیکھئے: مقالہ: رویۃ مقصدیۃ فی اخطار وآفاق الاذکاء الاصطناعی وتطبیقاتیہ، دکتور عبدالنور بربیر، مشمولہ ملتقی الذکاء الاصطناعی فی العلوم الاسلامیۃ ،ص:۶۱، مقالہ: مخاطر واضرار تطبیقات الذکاء الاصطناعی واثرہا فی تحدید المسئولیۃ الشرعیۃ والقانونیۃ ، دکتور ابوبکر مصطفاوی، مشمولہ ملتقی الذکاء الاصطناعی فی العلوم الاسلامیۃ ص:۲۹۶، مقالہ : مخاطر الذکاء الاصطناعی من منظور مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ الضروریۃ، دکتور الطاہر تامہ، دکتور خریف زتون، مشمولہ ملتقی الذکاء الاصطناعی فی العلوم الاسلامیۃ ،ص:۵۸۴

۱۸۔www.ibm.com/sa-ar/think/insights/10-ai-dangers-and-risks-and-how-to-manage-th

۱۹۔سورہ جاثیۃ:۱۳

۲۰۔صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب ما یکرہ من کثرۃ السوال وتکلف مالایعنیہ، حدیث نمبر:۷۲۸۹

۲۱۔سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمۃ، باب مالم یذکر تحریمہ، حدیث نمبر:۳۸۰۰

۲۲۔الاشباہ والنظائر، ص:۵۶

۲۳۔توظیف الذکاء الاصطناعی فی استنباط الاحکام والفتاوی من منظور مقاصدی تاصیلی ،دکتور عبداللہ الحجر ،مشمولہ ملتقی الذکاء الصناعی وتطبیقاتہ فی العلوم الاسلامیۃ ،ص:۱۳۳

۲۴۔الذکاء الاصطناعی: حقیقتہ وواحکامہ الفقہیۃ ،ص:۵۱۱

۲۵۔اعلام الموقعین، ج۳، ص:۱۰۹

۲۶۔الذکاء الاصطناعی: حقیقتہ وواحکامہ الفقہیۃ ،ص:۵۱۲

۲۷۔الذکاء الاصطناعی واثرہ فی صناعۃ الفتوی، دکتور عمر الحمید ، ۸۴، صناعۃ الفتوی عن طریق الذکاء الاصطناعی ، دکتور محمد غرطوط، مشمولہ ملتقی الذکاء الاصطناعی وتطبیقاتہ فی العلوم الاسلامیۃ ،ص:۲۹۲

۲۸۔مشروعیۃ الافتاء عبر تقنیۃ الذکاء الاصطناعی، دکتور احمد الزبدی، مشمولہ موتمر الدوحۃ العاشر للمال الاسلامی ،ص:۳۰

۲۹۔نحل:۴۳

۳۰۔المجموع شرح المہذب، ج۱،ص:۴۱

۳۱۔ردالمحتار، ج۲،ص:۴۱۱

۳۲۔الذکاء الاصطناعی واثرہ فی صناعۃ الفتوی، دکتور عمر المجیمید، ۸۴،صناعۃ الفتوی عن طریق الذکاء الاصطناعی، دکتور محمد غرطوط، مشمولہ ملتقی الذکاء الاصطناعی وتطبیقاتہ فی العلوم الاسلامیۃ،ص:۲۹۲

۳۳۔الذکاء الاصطناعی واثرہ فی صناعۃ الفتوی، دکتور عمر المجیمید، ۸۴،الذکاء الاصطناعی:حقیقتہ واحکامہ الفقہیۃ،ص:۵۱۶

۳۴۔الذکاء الاصطناعی واثرہ فی صناعۃ الفتوی، دکتور عمر المجیمید، ۸۴،الذکاء الاصناعی:حقیقتہ واحکامہ الفقہیۃ،ص:۵۱۶

۳۵۔الذکاء الاصناعی:حقیقتہ واحکامہ الفقہیۃ،ص:۵۱۶

۳۶(۔https//:iifa-aifi.org/ar/56025.html?utm_source=chatgpt.com)

۳۷۔تفصیلات کے لئے ان اداروں کی ویب سائٹ دیکھی جاتی ہے۔